# منقبت امیر المؤمنین سیدنا مروان بن حکم رضی اللہ عنہما

یوسف طاہر قریشی

اک پیکرِ شجاعت، مروان بن حکمؓ تھے　　تصویرِ عزم و ہمت، مروان بن حکمؓ تھے (۱)
کتنے ہی پاک طینت مروان حکمؓ تھے
کتنے ہی نیک سیرت مروان بن حکمؓ تھے

عم زاد اور داماد عثمانؓ کے تھے بے شک　　اک بہترین قاری قرآن کے تھے بے شک (۲)
اور اک فقیہِ اُمّت مراون بن حکمؓ تھے
کتنے ہی نیک سیرت مروان بن حکمؓ تھے

مہر و وفا کا نیّرِ تاباں کہوں میں اُن کو　　اور شیفتۂ خواجۂ گیہاںؐ کہوں میں ان کو
عمدہ خطیب حضرت مروان بن حکمؓ تھے
کتنے ہی نیک سیرت مروان بن حکمؓ تھے

وہ خود بھی تھے صحابی والد بھی تھے صحابی　　رکھتے تھے اپنے دل میں وہ حُبِّ ابُو ترابیؓ (۳)
فرّخ نصیب حضرت مروان بن حکمؓ تھے
کتنے ہی نیک سیرت مروان بن حکمؓ تھے

مروانؓ سے محبت حسنینؓ خوب رکھتے　　اور زینؒ قرض ان سے اکثر لیا تھے کرتے (۴)
اک پیکرِ سخاوت مروان بن حکمؓ تھے
کتنے ہی نیک سیرت مروان بن حکمؓ تھے

اصحاب سے حدیثیں کرتے تھے وہ روایت　　اوران سے تابعیں نے روایت ہیں کی بکثرت (۵)
بے شک پابندِ سنّت مروان بن حکمؓ تھے
کتنے ہی نیک سیرت مروان بن حکمؓ تھے

بہتان ان پہ باندھے اپنوں پرایوں نے کیا　　کذّاب راویوں پہ اندھا کیا بھروسا!
رب نے دی جن کو عزت مروان بن حکمؓ تھے
کتنے ہی نیک سیرت مروان بن حکم تھے

مروانؓ نے نہ ہرگز قبضہ کیا فدک پر الزام ان پہ دھرنا یوں ہی نہ تم بھڑک کر (٦)
ایسی نہ کرتے جرأت مروان بن حکمؒ تھے
کتنے ہی نیک سیرت مروان بن حکمؒ تھے
باغِ فدک کے نگراں حضرت علیؓ بنے تھے اور ان کے بعد بیٹے اور پوتے ہی بنے تھے
قطعاً امین فطرت مروان بن حکم تھے
کتنے ہی خوب سیرت مروان بن حکم تھے
باغی فسادیوں نے مکتوب خود لکھا تھا مروان بن حکمؒ کا پھر نام لے دیا تھا
کرتے نہ ایسی حرکت مروان بن حکمؒ تھے
کتنے ہی نیک سیرت مروان بن حکمؒ تھے
''کینہ رکھے جو دل میں اصحاب کا، ہے ناری'' میں نے سنا تھا اک دن کہتے تھے یہ بخاری (٧)
تصویرِ عزّ و غیرت مروان بن حکمؒ تھے
کتنے ہی نیک سیرت مروان بن حکمؒ تھے
مظلوم ہیں یہ سب سے اصحاب مصطفیٰ میں ان کا مقام ہے اک احبابِ مصطفیٰ میں
طاہر خصال حضرت مروان بن حکمؒ تھے
کتنے ہی نیک سیرت مروان بن حکمؒ تھے

## ﴿حواشی﴾

[۱] حضرت مروان رضی اللہ عنہ بڑے مدبر، معاملہ فہم، عمدہ منتظم اور جرأت مند انسان تھے۔ ان کی انھی خوبیوں کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت راشدہ میں انھیں مکہ مکرمہ اور طائف کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ (مسجدِ نبوی کے پاس مکانات صحابہ، ص: ۴۷، مؤلفہ: ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی)۔ بعد میں خلیفۂ راشد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت مروان رضی اللہ عنہ کو ''البحرین'' کے علاقہ کا والی وحاکم مقرر کیا گیا۔ (تاریخ خلیفہ بن خیّاط، ج:۱، ص:۱۵۹)۔ افریقہ کی جنگ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سعدؓ بن ابی سرح کی امداد اور کمک کے لیے مدینہ منورہ سے جو عظیم لشکر بھیجا تھا، اس میں حضرت مروان رضی اللہ عنہ بھی (شجاعت کے جوہر دکھانے کے لیے) شامل تھے۔ (فتوح البلدان، ص:۲۳۴)

[۲] سیدنا مروان رضی اللہ عنہ حضرت عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی، داماد اور کاتب بھی تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ اُمّ ابان رحمہا اللہ حضرت مروان رضی اللہ عنہ کے حبالۂ عقد میں تھیں۔ (نسب قریش، ص:۱۱۲)۔ ایک موقع پر

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی علمی عظمت اور فضیلت کے بارے میں ارشاد فرمایا: ''القاری لکتاب اللّٰہ، الفقیہ فی دین اللّٰہ، الشدید فی حدود اللّٰہ''۔ (البدایۃ والنہایۃ، ج:۸،ص:۲۵۷۔ سیر اعلام النبلاء، ج:۳،ص:۴۷۷)۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے لکھا کہ علمی طور پر ان کا مقام اس قدر بلند تھا کہ: کان یعد فی الفقہاء'' ان کا شمار فقہائے امت میں سے ہوتا تھا۔ (الاصابہ، ج:۳،ص:۴۷۷)۔

[۳] سیدنا مروان رضی اللہ عنہ صغار صحابہ میں سے ہیں اور صحابہ کے اس زمرہ میں شامل ہیں جن میں سیدنا عبداللہ بن زبیر، سیدنا حسن، سیدنا حسین، سیدنا عبداللہ بن جعفر طیار، سیدنا مسور بن مخرمہ اور سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہم وغیرہ شامل ہیں۔ چنانچہ حافظ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے: وھو صحابی عند طائفۃ کثیرۃ لانہ ولد فی حیاۃ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم (البدایۃ والنہایۃ، ج:۸،ص:۲۵۷)۔ سیدنا مروان رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے آپس میں خاندانی تعلقات تھے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کی ایک صاحبزادی سیدہ رملہ رحمہا اللہ سیدنا مروان رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے معاویہ بن مروان کے نکاح میں تھیں۔ (جمہرۃ النساب العرب، ص:۸۷) آپ رضی اللہ عنہ کی ایک اور صاحبزادی امیر المؤمنین عبدالملک بن مروان کے نکاح میں تھیں۔ (البدایۃ والنہایۃ، ج:۹،ص:۶۹)۔

[۴] امیر المؤمنین سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مروان رضی اللہ عنہ کو اپنے عہدِ خلافت میں مدینہ طیبہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ آپ اس منصب پر کئی سال تک فائز رہے اور اس زمانہ میں ان کے خاندانِ نبوت کے ساتھ بہت اچھے تعلقات رہے۔ بعض دفعہ ایک لاکھ درہم سیدنا زین العابدین نے ان سے بطور قرض حسنہ لیے اور بعد میں وہ قرض حسنہ واپس نہ لیا گیا۔ (البدایہ والنہایہ، ج:۸،ص: ۲۵۸)۔ اسی پر بس نہیں بلکہ قیامِ مدینہ کے دوران سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما ان کی امامت میں نمازیں بھی پڑھتے تھے اور انہیں لوٹاتے نہیں تھے بلکہ صحیح سمجھتے تھے۔ (البدایہ والنہایہ، ج:۸،ص: ۲۵۸۔ سیر اعلام النبلاء، ج:۳،ص:۴۷۸۔ تاریخ صغیر بخاری، ص:۵۷۔ بحار الانوار ملا باقر مجلسی، ج:۱۰،ص:۱۳۹)۔

[۵] آپ رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر، سیدنا علی، سیدنا زید بن ثابت، سیدنا ابوہریرہ، سیدنا عبدالرحمٰن بن الاسود، سیدنا بسرۃ بن صفوان رضی اللہ عنہم سے احادیث روایت کی ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی آپ کی کچھ روایات احادیث کی کتب میں مروی ہیں لیکن محققین کے نزدیک وہ روایات مرسل ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسم سے آپ کی رؤیت تو ثابت ہے لیکن روایت (سماع) ثابت نہیں۔ (الاصابہ، ج:۳،ص:۴۷۷)۔ سیدنا مروان رضی اللہ عنہ سے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ اور تابعین میں سے سعید بن المسیّب، علی بن الحسین، (زین العابدین)، عروہ بن زبیر، ابوبکر بن عبدالرحمٰن الحارث، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، مجاہد، ابوسفیان اور آپ کے بیٹے عبدالملک نے احادیث روایت کی ہیں۔ (تہذیب التہذیب، ج:۱۰،ص:۹۱۔ الاصابہ، ج:۳،ص:۴۷۷۔ سیر اعلام النبلاء، ج:۳،ص:۴۷۶۔ تفصیل سے ملاحظہ کریں: پروفیسر قاضی محمد طاہر علی ہاشمی کی تالیف ''سیدنا امیر مروان بن حکم رضی اللہ عنہ شخصیت و کردار۔

[۶] محقق العصر جید عالم مولانا محمد نافعؒ، فاضل دار العلوم دیوبند اپنی مشہور تالیف ''رحماء بینھم'' ج:۱،ص:۱۰۴-۱۰۵ پر رقم طراز ہیں: ''ناظرین کی خدمت میں گزارش ہے کہ جیسے رشتہ داران رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ خمس خیبر (بشمولیت فدک) کے متعلق تفصیل سے یہ بات پیش کی گئی ہے کہ آلِ رسول کا حصہ خمس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نگرانی میں تقسیم ہو کر ملتا تھا ٹھیک اسی طرح مالِ فئی میں جو آل رسول کا حق تھا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اوران کی اولا دشریف کے ہاتھ میں دے دیا گیا تھا، ہاشمی حضرات مالِ فئی میں سے اپنے حصہ کو آپس میں خود تقسیم کرتے تھے۔ مسند ابوعوانہ اسفرائنی اور صحیح بخاری اور السنن الکبری، بیہقی، وفاء الوفا لنور الدین السمہو دی میں یہ روایت طولانی مفصل مذکور ہے۔ اس روایت کا مفہوم یہ ہے کہ مدینہ کے اموال بنی نضیر وغیرہ میں بنی ہاشم وآل رسول کا حصہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دستِ تصرف میں تھا پھر یہ ان کے بعد امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے ہاتھ میں تھا، پھر امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے ہاتھ میں تھا، پھر امام زین العابدینؒ کے ہاتھ میں تھا، پھر حسن بن امام حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا، پھر زید بن حسن کے ہاتھ میں تھا۔ مالِ فئی کی آمدن اور وصولی کے مسئلہ کو شیعہ علماء نے ان کے زیرِ تصرف ہونا تسلیم کیا ہے۔ ملاحظہ ہو: شرح نہج البلاغہ لابن ابی الحدید۔ عثمان بن حنیف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے بصرہ کا عامل تھا، اس کو حضرت علی نے ایک خط میں لکھا اس کے الفاظ ہیں: ''بلیٰ کانت فی ایدینا فدک الخ''۔ اس متن کے تحت ابن ابی الحدید نے اپنی شرح نہج البلاغہ میں ''فدک'' کے لیے تین فصل قائم کیے ہیں۔ متعدد دفعہ اس نے یہ مسئلہ تسلیم کیا ہے کہ فدک وغیرہ کی آمدنی خود حضرت علی رضی اللہ عنہ اوران کی اولا د شریف کے زیرِ تصرف تھی۔ چنانچہ لکھا ہے: **فغلب علی عباسا علیھما. فکانت بید علی ثم کانت بید الحسن ثم کانت بید الحسین ثم علی بن الحسین ثم الحسن (مثنی) بن الحسن ثم زید بن الحسن** (رحماء بینھم،ص:۱۱۱، مطبوعہ: دار الکتاب، لاہور)۔ اب عرض ہے کہ حضرت زید بن الحسن مثنیٰ نے ۹۰ سال کی عمر پا کر ۱۲۰ھ میں وفات پائی جب کہ سیدنا مروان بن الحکم رضی اللہ عنہما کی وفات رمضان المبارک ۶۵ھ میں ہوئی جب کہ فدک وغیرہ کی آمدن حضرت علی رضی اللہ عنہ اوران کی اولا دشریف کی پشتوں تک نگرانی میں رہی حتیٰ کہ ۱۲۰ھ تک حضرت زید بن الحسنؒ کی نگرانی میں رہی، پھر حضرت مروانؓ اوران کے بیٹوں عبدالملک اور عبدالعزیز کا قبضہ کب ہوا جبکہ حضرت مروانؓ ۶۵ھ میں، عبدالملک بن مروان ۸۶ھ میں، عبدالعزیز بن مروان ۸۵ھ میں ہی اللہ کو پیارے ہو گئے تھے۔ اس لیے حضرت مروانؓ کے بارے میں جو یہ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے فدک کی جاگیر پر قبضہ کر کے اپنے بیٹوں عبدالملک اور عبدالعزیز کو یہ جاگیر دے دی پھر ان کے پوتے عمر بن عبدالعزیز نے واپس لے لی یہ سب داستان جھوٹ کا پلندہ، جعلی اور وضعی ہے۔ تفصیل سے ملاحظہ فرمائیں کتاب ''رحماء بینھم، ج:۱،ص:۱۱۱-۱۱۲)۔

[۷] مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ

☆......☆......☆